فرض غسل میں بھولے سے کوئی عضو دھلنے سے رہ جائے تو غسل اور پڑھی گئی نماز کا کیا حکم ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12624

تاریخ اجراء: 02 جمادی الاخری 1444 ھ/26 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص فرض غسل میں کسی عضو کو دھونا بھول گیا اور فجر کی نماز پڑھ لی، بعد میں اسے یاد آیا تو کیا اب اسے دوبارہ سے پورا غسل کرنا ہوگا؟ یا پھر اسی عضو کو دھولینا کافی ہوگا۔ نیز جو نمازِ فجر پڑھی اس کا کیا حکم ہوگا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

نماز کی شرائط میں سے ایک بنیادی شرط طہارت ہے، اس کے بغیر نماز ادا ہی نہیں ہوتی، لہذا پوچھی گئی صورت میں جبکہ ایک عضو دھلنے سے رہ گیا تھا تو طہارت حاصل نہیں ہوئی جس کی بنا پر وہ نمازِ فجر سرے سے ادا ہی نہیں ہوئی، پس اس شخص پر لازم ہے کہ پاکی حاصل کرنے کے بعد اس نمازِ فجر کی قضا ادا کرے۔

البتہ اب نئے سرے سے پورا غسل کرنا ضروری نہیں بلکہ جو عضو دھونا بھول گیا تھا، اس عضو کو دھولینا ہی کافی ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے: ”جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر، ثم اصبحت فرایت قدر موضع الظفر لم یصبہ الماء، فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو کنت مسحت علیہ بیدك اجزاك“ یعنی ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں نے جنابت کا غسل کیا اور نماز فجر ادا کی، پھر صبح میں نے دیکھا کہ ناخن برابر جگہ کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم وہاں ہاتھ پھیر لیتے، تو کافی ہوتا۔“ (سننِ ابنِ ماجہ، باب من استغسل من الجنابۃ الخ، ج 01، ص 218، دار احیاء الکتب العربیۃ)

مذکورہ بالا حدیثِ پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: ''یعنی اگر غسل کے وقت وہاں ہاتھ پھیر لیتے، تو پانی بہہ جاتا یا غسل کے بعد وضو وغیرہ کے وقت ہاتھ پھیر کر پانی بہا لیتے، تو بھی کافی ہوتا، اب وہ جگہ دھوؤ اور نماز دوبارہ پڑھو۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس جگہ پر صرف مسح کافی تھا، پانی بہانے کی حاجت نہیں، کیونکہ غسل میں سارے جسم پر پانی بہانا فرض ہے۔ **اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر غسل کا کوئی عضو سوکھا رہ گیا اور بہت دیر کے بعد پتا لگے، تو وہ دوبارہ غسل کرنا ضروری نہیں، بلکہ صرف وہ جگہ دھو دینا کافی ہے۔**'' (مراۃ المناجیح، ج 01، ص 306، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

جنبی شخص کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور نماز پڑھ لے تو اس رہ جانے والے فرض کو ادا کر کے دوبارہ سے وہ نماز پڑھے۔ جیسا کہ الاصل للامام محمد بن الحسن الشیبانی میں ہے: ''قلت: ارایت رجلا توضا ونسی المضمضۃ والاستنشاق او کان جنبا فنسی المضمضۃ والاستنشاق، ثم صلی؟ قال: اما ما کان فی الوضوء فصلاتہ تامۃ واما ما کان فی غسل الجنابۃ او طہر حیض فانہ یتمضمض ویستنشق ویعید الصلاۃ'' یعنی امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے (امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے) عرض کیا کہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے وضو کیا اور وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا یا جنبی تھا اور کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا، پھر نماز پڑھ لی؟ تو (امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے) فرمایا: وضو میں ایسا ہوا، تو اس کی نماز مکمل ہے اور جنابت یا حیض سے پاکی والے غسل میں ایسا ہوا، تو کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ (الاصل للامام محمد بن الحسن الشیبانی، کتاب الصلاۃ، ج 01، ص 33-32، مطبوعہ مردان)

غنیۃ المستملی میں اس حوالے سے مذکور ہے: ''(ولو بقی شیء من بدنہ لم یصبہ الماء لم یخرج من الجنابۃ وان قل۔۔۔ وشرب الماء یقوم مقام المضمضۃ وبلغ الماء الفم کلہ والا فلا، ولو ترکھا) ای ترک المضمضۃ او الاستنشاق او لمعۃ من ای موضع کان من البدن (ناسیا فصلی ثم تذکر) ذلک (یتمضمض) او یستنشق او یغسل اللمعۃ (ویعید ما صلی) ان کان فرضا لعدم صحتہ وان کان نفلا فلا، لعدم صحۃ شروعہ'' یعنی اگر (فرض غسل کرنے والے کے) بدن کا کچھ حصہ پانی بہنے سے رہ گیا تو وہ جنابت سے نہیں نکلے گا، اگرچہ وہ حصہ بالکل تھوڑا ہو اور (کلّی نہ کرنے کی صورت میں) پانی پینا کلی کے قائم مقام ہو جائے گا، جبکہ پانی پینے میں پورے منہ میں پانی پہنچ جائے، ورنہ نہیں اور اگر کلّی یا ناک میں پانی چڑھانا یا کسی بھی جگہ سے بدن کا کوئی حصہ دھونا بھول گیا اور نماز پڑھ لی، پھر یاد آیا، تو کلی کرے یا ناک میں پانی چڑھائے یا اس حصہ کو دھولے اور نماز دوبارہ پڑھے

، جبکہ وہ فرض نماز ہو، کیونکہ وہ درست ہی نہ ہوئی اور اگر نفل نماز ہو، تو دوبارہ پڑھنا ضروری نہیں، کہ اس کی ابتداہی درست نہ ہوئی۔(غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، ص44، مطبوعہ کوئٹہ)

بہارِ شریعت میں ہے:"مصلّی کے بدن کا حدث اکبر واصغر اور نجاست حقیقیہ قدر مانع سے پاک ہونا(نماز کی شرائط میں سے ایک شرط ہے)۔"(بہارشریعت، ج01، صفحہ476، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصاً)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"**اگر بکر جنب تھا یعنی اس پر غسل فرض تھا اور کلی کرنا بھول گیا تو طاہر نہ ہوا کہ غسل کا ایک فرض اس کے ذمے باقی رہ گیا۔** پھر اگر غسل کے بعد وضوئے جدید کیا جیسا کہ اکثر لوگ کر لیتے ہیں اور اس وضو میں کلی کر لی تو پاک ہو گیا، تمام نمازیں ہو گئیں۔اور اگر کلی نہ کی تو اب بھی ناپاک ہی ہے، جب تک کلی نہ کرے گا پاک نہ ہو گا اور جب کلی کر لے گا جنابت دور ہو جائے گی۔ **پھر اگر بکر نے پانچوں نمازیں بغیر وضو کئے ہوئے اور بغیر کلی کے ادا کی ہیں جیسا کہ سوال سے یہی ظاہر ہے تو کوئی نماز ادا نہ ہوئی۔**"(فتاوی امجدیہ، ج01، صفحہ10-11، مکتبہ رضویہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم